سچی توبہ

20-April-2019

اجتماعِ شب براءت 1440ھ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُجَّۃُ الْاِسْلام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمایئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تارکَول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بَیڑیاں ہیں! اُس نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو خواب

سنایا، سُن کر آپ بَہُت مغموم (غمگین) ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ پاک نے ہم 550 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ بتغیر قلیل)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۸۴)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی

1 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆**آج** شبِ بَراءَت ہے، بَراءَت کا مطلب ہوتا ہے چھٹکارا پانا، آزادی حاصل کرنا، نجات پانا۔ تو گویا ☆**آج** جہنم سے آزادی حاصل کرنے کی رات ہے، ☆**آج** عذابِ قبر سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، ☆**آج** اللہ کے عذاب سے ہمیشہ کی نجات حاصل کرنے کی رات ہے۔ ☆**آج** اللہ پاک کی رحمتیں پانے کی رات ہے، ☆**آج** بھلائیوں والی رات ہے، ☆**آج** دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، ☆**آج** بخششیں پانے کی رات ہے، ☆**آج** سعادت مندیاں اپنے نام لکھوانے کی رات ہے، ☆**آج** اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کی رات ہے، ☆**آج** ربِّ کریم کو راضی کرنے کی رات ہے، ☆**آج** سچی اور پکی توبہ کرنے کی رات ہے۔ اسی مناسبت سے آج ہم سچی توبہ سے متعلق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے سچی توبہ سے مُتَعلِّق ایک حکایت سنتے ہیں:

دل کو چوٹ لگ گئی

اللہ کے ولی، حضرت شیخ فریدُ الدین عطّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب "تذکرۃُ الْاولیا" میں ایک بزرگ کے دنیا سے منہ موڑنے اور ربّ کی عبادت میں متوجہ ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے کہ وہ بزرگ ہیرے اور جواہرات کے ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ اپنا مال و اسباب لے کر بڑے

بڑے بادشاہوں، اُمرا اور وزرا کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اپنی تجارت کے سلسلے میں ملکِ رُوم کے بادشاہ کے پاس گئے، وہاں پہنچے تو بادشاہ اپنے وزیروں اور امیروں کے ساتھ کہیں جارہا تھا، ان بزرگ سے کہا گیا کہ آپ بھی چلیں تو یہ بھی ساتھ چل دیئے۔ تقریب (Function) میں شرکت کے لیے بادشاہ اپنے لشکریوں، سرداروں اور بہت سارے افراد کو لے کر ایک صحرا نما جنگل میں چلا گیا۔ یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک خوبصورت خیمہ لگا ہوا ہے، فوج اس خیمے کے اِردگرد مَوجود ہے۔ اس خیمہ کے قریب بادشاہ اور اس کے تمام افراد ٹھہر گئے۔(1) تھوڑی دیر میں فوج کے جنگجو بہادر، شجاع سپہ سالاروں پر مشتمل ایک گروہ اس خیمے میں گیا، ان کے کچھ نہ کچھ کہنے کی آواز تو آرہی تھی مگر اس کا مفہوم واضح سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ گروہ خیمے میں تھوڑی دیر ٹھہرا اور باہر نکل آیا۔ (2) پھر اس کے بعد بوڑھے بوڑھے لوگوں کا ایک گروہ اندر گیا وہ بھی تھوڑی دیر اندر ٹھہرا اور باہر آگیا۔(3) پھر راہبوں اور پادریوں پر مشتمل ایک گروہ اندر گیا، اس نے بھی وہاں کچھ کہا اور تھوڑی دیر میں باہر آگیا۔(4) پھر حسین و جمیل لڑکیوں کا ایک گروہ آیا، وہ اس خیمے کے اندر گیا اور وہاں کچھ کہنے لگا، تھوڑی دیر بعد لڑکیوں کا وہ گروہ بھی باہر آگیا۔(5)اس کے بعد وزیروں کے ساتھ بادشاہ خود اس خیمے میں گیا اندر جاکر تھوڑی دیر ٹھہرا اور واپس آگیا اور تقریب ختم ہوگئ۔

یہ بزرگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیسی تقریب ہے، نہ کوئی جشن ہے، نہ کوئی شور شرابہ ہے، نہ کوئی کھیل کُود ہے، نہ کوئی تماشا ہے، نہ کوئی محفلِ رنگ و رُباب ہے، نہ کوئی آلاتِ موسقی ہیں، نہ کوئی ہَلّا گُلّا ہے، اَلْغَرَض! کچھ بھی تو نہیں ہے، یہ کس طرح کی تقریب ہے۔ واپس آکر اِنہوں نے بادشاہ کے کسی وزیر سے پوچھا: یہ کس طرح کی تقریب تھی؟ تو وہ وزیر کہنے لگا: کہ اے بھائی! بات یہ ہے کہ وہ جو خیمہ تھا، اس خیمے میں ایک قبر ہے، وہ قبر اس بادشاہ کے جوان بیٹے کی ہے۔ چند سال پہلے بادشاہ کا

جوان بیٹا فوت ہو گیا تھا، وہ شہزادہ بہت خوبصورت تھا، ہر طرح کے علوم و فنون میں ماہر تھا، میدانِ جنگ کا ماہر، بڑا دلیر اور بہادر تھا، اچانک وہ بیمار ہوا، بڑے بڑے ماہر طبیبوں نے اس کا علاج کیا مگر سب عاجز آ گئے اور وہ شہزادہ مر گیا۔ ہر سال میں ایک مرتبہ بادشاہ اس کی قبر پر آتا ہے۔(1)سب سے پہلے بڑے بڑے سپہ سالار اس خیمے کے اندر جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں: "اے معزز شہزادے! اگر ہماری طاقت کے ذریعے، اگر ہمارے اسلحے کے ذریعے، اگر ہمارے تیروں اور تلواروں کے ذریعے، اگر ہماری قوت اور طاقت کے ذریعے، اگر ہمارے لشکر اور فوج کے ذریعے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم اپنی ساری طاقت لگا دیتے، اپنا سارا زور لگا دیتے، سارا اسلحہ خرچ کر دیتے اور تمہیں موت کے منہ سے بچا لیتے، **مگر بات یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نہ لشکر کام آتے ہیں، نہ طاقت کام آتی ہے اور نہ اسلحہ کام آتا ہے۔** یہ کہہ کر وہ چلے آتے ہیں۔(2) پھر اس کے بعد بوڑھے جاتے ہیں جو ملک کے چُنے ہوئے طبیب اور ڈاکٹر تھے، وہ بھی جا کر اسی طرح کے جملے کہتے ہیں کہ اے شہزادے! اگر ہماری طِب کے ذریعے، اگر ہماری دواؤں کے ذریعے، اگر ہماری مہارت کے ذریعے، اگر ہماری سمجھ داری کے ذریعے، اگر ہمارے زندگی بھر کے تجربات کے ذریعے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم ساری دوائیاں لگا دیتے، ساری مہارتیں خرچ کر دیتے، زندگی کے تمام تجربات نچوڑ دیتے اور تمہیں موت کے منہ سے بچا لیتے، **مگر بات یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نہ طِب کام آتی ہے نہ طبیب کام آتا ہے، نہ دوا کام آتی ہے نہ دوا بنانے والا کام آتا ہے اور موت زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔**(3) پھر اس کے بعد ہمارے بڑے بڑے علما اس کے پاس جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں اے شہزادے! اگر ہماری دعاؤں کے ذریعے، اگر ہمارے علم کے ذریعے، اگر ہماری سفارش کے ذریعے اور اگر ہماری شفاعت کے ذریعے تمہیں موت سے بچایا جاسکتا تو ہم یہ سب کچھ کرتے اور تمہیں اس حال تک نہ پہنچنے دیتے،

مگر بات یہ ہے کہ موت جب آتی ہے تو نہ شفاعت کام آتی ہے، نہ سفارش فائدہ دیتی ہے اور نہ ہی دعائیں کارگر ہوتی ہیں اور موت اپنا شکار لے کر رہتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ بھی چلے آتے ہیں (4) پھر حسین وجمیل لڑکیوں کا گروہ اندر جاتا ہے اور وہ جاکر اس شہزادے کی قبر پر کہتی ہیں۔ "اے شہزادے! اگر ہمارے حُسن و جمال کی وجہ سے، اگر ہماری اداؤں کی وجہ سے، اگر ہماری جوانی کی وجہ سے اور اگر ہمارے رنگ وروپ کی وجہ سے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم سب اپنی جوانیاں قربان کردیتیں۔ **لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو کوئی شے بھی اسے ٹال نہیں سکتی۔** یہ کہہ کر وہ بھی چلی آتی ہیں۔ (5) اس کے بعد بادشاہ وزیروں کے ساتھ اندر جاتا ہے، اور بادشاہ بھی یہی جملے کہتا ہے کہ اے بیٹے! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب میں نے تمہیں بتادیا، سب دکھادیا، اگر یہ بادشاہت، اگر یہ وزارت، اگر یہ طاقت، اگر یہ شان و شوکت، اگر یہ جاہ وحَشمت، اگر یہ سب کچھ تمہیں موت کے منہ سے بچاسکتا تو میں ملک تم پہ قربان کردیتا، بادشاہت تم پہ قربان کردیتا مگر تمہیں زندہ رکھتا، اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا، تمہیں مرنے نہ دیتا **مگر حقیقت یہی ہے کہ جب موت آتی ہے تو بادشاہ کی بادشاہت نہیں بچاسکتی، وزیروں کی وزارت نہیں بچاسکتی، طبیبوں کی طِب نہیں بچاسکتی، طاقتوروں کی طاقت نہیں بچاسکتی، حسینوں کا حُسن وجمال نہیں بچاسکتا، اَلْغَرَض! دنیا کی کوئی بھی چیز موت سے نہیں بچاسکتی۔** بادشاہ یہ جملے کہتا ہے اور پھر دوبارہ ایک سال کے لیے الوداع کہہ کر چلا آتا ہے۔

اُن بزرگ نے جب یہ جملے سُنے تو دل پہ چوٹ لگی اور سوچنے لگے کہ یہ جو مال و دولت جمع کررہا ہوں، یہ جو دنیا کی آسائشیں سمیٹ رہا ہوں، یہ جو شرق و غرب میں تجارت کررہا ہوں، یہ جو ہر وقت مال جمع کرنے میں لگا ہوا ہوں، یہ جو ہر وقت تجوریاں بھرے جارہا ہوں، یہ جو بڑے بڑے سفر کرکے پیسے کماتا ہوں اور ہیرے جواہرات کو دیکھ کے خوش ہوتا رہتا ہوں، ان کی چمک دمک مجھے خوشی سے

دوبالا کر دیتی ہے، اتنا سب کرنے کے بعد بھی اگر موت کا شکار ہونا ہے تو پھر اس غفلت میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ کہا اور سارا مال، تمام ہیرے جواہرات اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کر دیئے اور دنیا سے بے رغبت ہو کر اللہ پاک کی عبادت و ریاضت میں مگن ہو گئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اس کے بعد کبھی آپ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔ (تذکرۃ الاولیا، ص ۳۴تا۳۶ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقت یہی ہے کہ ☆**موت** کو بادشاہ کی بادشاہت نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو وزیروں کی وزارت نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو دانشوروں کی عقل و دانش نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو حسینوں کا حُسن و جمال نہیں روک سکتا۔ ☆**موت** کو طبیبوں کی طِبّ اور دوا نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو علماء کی سفارش اور دُعا نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو بہادروں کی بہادری نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو طاقتوروں کی طاقت نہیں روک سکتی۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو موت آنے سے پہلے پہلے اس کی تیاری کر لے۔ اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوابِ غفلت سے بیدا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے مِرے بھائیو سب سُنو دھر کے کاں
عیش و عِشرَت کی اُڑ جائیں گی دھجیاں
آخِرت کی کرو جلد تیّاریاں
مَوت آ کر رہے گی تمھیں بے گُماں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا
سُوئے گورِ غَریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جِس نے پِیا
وہ بھی میری طرح قَبْر میں جائیگا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سُنو!
اے ضعیفو سُنو! پہلوانو سُنو!
موت کو ہر گھڑی سَر پہ جانو سُنو
جَلد توبہ کرو میری مانو سُنو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۵۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بزرگ حضرت سَیِّدُنا خواجہ حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تھے، منقول ہے کہ ابتدا میں آپ ہیروں جواہرات کی تجارت کرتے تھے مگر یہی واقعہ آپ کی دنیا سے بے رغبتی کا سبب بنا اور اس کے بعد آپ نے ایسی عبادت و ریاضت کی کہ وقت کے تمام اولیا پر سبقت حاصل کر گئے۔ (تذکرۃ الاولیا، ص ۳۴و۳۶)

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوا کہ موت سے فرار ممکن نہیں ہے، موت بَر حق ہے، موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ یقیناً ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِنْدگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیرِ عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جتَن کرلیں لیکن موت سے ہرگز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مَقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ تَرْجَمَۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پ ۴، آلِ عمران: ۱۸۵)

حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشْتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُ العرفان، ص ۱۱۷)

جبکہ قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ

تَرْجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسِیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیْلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِنْدگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص۲۴۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ اور ان کی تفاسیر سے معلوم ہوا کہ موت کا دن مُقرَّر ہے۔ ☆**ہم چاہے** کیسے ہی مَضْبُوط مکانات میں خُود کو بند کرلیں، موت نے ایک دن آ کر رہنا ہے ☆**ہم چاہے** کتنی ہی بلند و بالا جگہوں پر چلے جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆**ہم چاہے** کتنی ہی مضبوط سیکیورٹی اور حفاظت کا بندوبست کرلیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆**ہم چاہے** کتنے ہی طاقتور اور دلیر ہو جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆**ہم چاہے** کتنے ہی ہوشیار اور چالاک ہو جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆**ہم چاہے** موت سے بچنے کی جتنی بھی ترکیبیں بنا لیں موت نے ایک دن آکر رہنا ہے، اَلْغَرَض! ☆**ہم چاہے** موت سے بچنے کے جتنے بھی جتن کرلیں موت نے ایک نہ ایک دن آکر رہنا ہے۔

ذرا سوچئے وہ کیسا منظر ہوگا ☆جب ہماری روح ہمارے بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہوگی، ☆موت کے فِرِشتے رگ رگ سے روح نکال رہے ہوں گے، ☆ہمارے اَوسان خَطا ہو چکے ہوں گے، ☆ہم سب سمجھ رہے ہوں گے مگر بولنے کی طاقت نہیں ہوگی، ☆مال و دَولت، بنگلہ و گاڑی، بینک بیلنس، اہل و

عیال، بیوی واولاد، دولت اور اسباب سب ایک ایک کر کے چُھوٹ رہے ہوں گے، ☆ہمارا جسم ٹھنڈا پڑ رہا ہو گا، ☆ایڑی سے ایڑی ملائی جارہی ہو گی، ☆زبان تالو سے چِپک رہی ہو گی، ☆آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف چڑھ رہے ہوں گے، ☆سر ایک طرف ڈھلکنے لگے گا، ☆ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، ☆زَبان سُکڑ رہی ہو گی، ☆اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، ☆جسم کا سرخ و سفید رنگ مٹیالے رنگ میں بدل رہا ہو گا، اَلْغَرَض! عجیب بے بسی کا سماں ہو گا۔ غور کیجئے! اُس وَقْت ہم پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اس وقت تکلیف تو اتنی شدت کی ہو گی کہ اَلاَمان وَالْحَفِیْظ!

امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نَزع کے وَقْت کی تکلیف کو بتاتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ (مَوت کے وَقْت) پوری رُوْح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوْح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ۵/۲۰۸ ملتقطاً)

نَزع میں رَبِّ غفّار تُجھ سے ... مَوت سے قبْل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصطفٰے ہے ... یاخُدا! تُجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لَب کلمۂ طَیِّبہ ہو ... اور ایمان پر خاتِمہ ہو
آگیا ہائے وَقْتِ قضا ہے ... یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۵،۱۳۷)

موت سے پہلے سچی توبہ کرلیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!☆**قبل اس کے کہ** ہم بھی نَزع کی دَرْدناک کیفیت میں مبتلا ہو جائیں، ☆**قبل اس کے کہ** روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆**قبل اس کے کہ** ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆**قبل اس کے کہ** وقتِ اجل آن پہنچے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے ، ☆**قبل اس کے کہ** حسرت و ندامت ہمیں گھیر لے، ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہیے۔ ہمیں موت آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ آج کی رات تو ویسے بھی اپنے گناہوں کو بخشوانے کی رات ہے، آج کی رات تو ویسے بھی اللہ پاک کو راضی کرنے کی رات ہے، لہٰذا اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے۔ گناہ انسان سے ہی ہوتے ہیں لیکن گناہوں پر ڈَٹے رہنا، ان پر اِصرار کرتے رہنا اور توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرتا ہے، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر توبہ کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیتے ہیں اللہ پاک ان سے بہت خُوش ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصِی فَضل و کرم بھی فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے

غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۹﴾ اس پر رُجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا

مہربان ہے۔ (پ ۶، المائدۃ: ۳۹)

تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ پاک اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔ (صراط الجنان، ۲/ ۴۳۰)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی تَوبہ کی تَوفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَوبَۃُ النَّصُوح (سچی اور پکّی توبہ) کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر توبہ کی ترغیب کچھ اس طرح سے ارشاد ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیم آیت 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں تَوبَۃُ النَّصُوح کا ذکر ہے، حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"تَوْبَۃً نَّصُوْحًا"** کیا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ اس سے مُراد یہ ہے کہ بندہ اپنے کئے ہوئے گُناہ پر نادِم ہو، پھر اللہ پاک سے مُعافی مانگے اور اس گُناہ کی طرف کبھی نہ لوٹے جیسے دُودھ اپنے تھن میں دوبارہ نہیں لوٹتا۔

جبکہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے "تَوْبَۃً نَّصُوْحًا" کے بارے میں پُوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔(درّمنثور،۸/۲۲۷)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا **تَوْبَۃُ النَّصُوْح** ہی سچی توبہ ہے، اے کاش ہمیں بھی یہ توبہ کرنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں "تَوْبَۃً نَّصُوْحًا" ایسی توبہ ہے جس سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔(درمنثور،۸/۲۲۷) احادیثِ طیبہ میں بھی توبہ کرنے کی کئی ترغیبات موجود ہیں۔ آیئے! توبہ کرنے کے بارے میں تین(3) احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1. فرمایا: اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللہِ توبہ کرنے والا اللہ پاک کا دوست ہے وَالتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ اور گناہ سے توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(نوادرالاصول للحکیم ترمذی، الاصل السادس والمائتان، ۲/۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰، بتقدم وتاخر)

2. فرمایا: اللہ پاک نے نافرمانی کرنے والے کے لئے رات دن توبہ کے ساتھ اپنا دَسْتِ رحمت کُشادہ فرما رکھا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے۔(مسلم، کتاب التوبة، باب قبول التوبة...الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹، بتغیرقلیل)

3. فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تمہیں نَدامت ہو تو اللہ پاک تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا۔(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸، بتغیر)

توبہ کیسے ہوتی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کتنے ہی بڑے بڑے گناہ ہوں، شرعی تقاضوں کے مطابق کی جانے والی سچی توبہ ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ پاک کی رحمت سے تمام گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ جس طرح ہر کام کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اسی طرح سچی توبہ کے بھی کچھ تقاضے ہیں، اس کی کچھ شرائط ہیں، جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں توبہ سچی توبہ نہیں کہلائے گی۔ عموماً ہمارے ہاں توبہ کا مطلب لیا جاتا ہے کہ بندہ کچھ غلط کام ہو جانے پر فوراً اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھ لے، یا اپنی مادری زبان میں ہی ہنستے مسکراتے بغیر کسی اظہارِ ندامت اور پشیمانی کے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ الفاظ کہہ دے، یا کانوں کو ہاتھ لگائے جائیں اور توبہ توبہ کی صدا بلند کی جائے۔

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

حالانکہ سچی توبہ کے لیے **3 شرائط** کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے، وہ 3 شرائط کون سی ہیں، آیئے سنتے ہیں: (1) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی ہو۔) (2) ترکِ گناہ (یعنی توبہ کرتے وقت اس گناہ کو چھوڑ دینا بھی پایا جائے۔) (3) یہ پکا ارادہ کرنا کہ

آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ و مراتبھا و امثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: سچّی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گُناہ جو کہ اس کے رَبّ کی نافرمانی تھی اسے ربّ کی نافرمانی سمجھ کر نادِم و پریشان ہو اور اسے فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اُس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عزْم (پکّا ارادہ) کرے، جو چارۂ کار (طریقہ) اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱ بتغیرٍ)

ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی (یعنی ازالہ) بھی ضروری ہوتی ہے۔ آیئے اس بارے میں تفسیر **صراطُ الجنان** جلد 4 صفحہ 230 سے چند مدنی پُھول چُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بلکہ مختلف جُرموں کی توبہ بھی مُختلِف ہے جیسے اگر اللہ پاک کے حُقُوق تلف کئے ہوں، مثلاً نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہ رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت وشرمندگی کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی غلطی کی مُعافی مانگے، اسی طرح اگر اپنے کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں، شرمگاہ اور دیگر اَعضاء سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تعلُّق اللہ کریم کے حُقُوق کے ساتھ ہو، بندوں کے حُقُوق کے ساتھ نہ ہو، جیسے غیر مَحرم عورت کی طرف دیکھنا، جَنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرتے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظہار کرتے اور آئندہ

یہ گُناہ نہ کرنے کا پُختَہ عزم کرتے ہوئے مُعافی طلب کرے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کرے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اور اگر بندوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں تو ان کی تین(3) صُورتیں ہیں۔

(1) ایک صورت یہ کہ اُن حُقُوق کا تَعلُّق صرف قَرض کے ساتھ ہو، جیسے خریدی ہوئی چیز کی قیمت، مَزدُور کی اُجرت یا بیوی کا حق مہر وغیرہ۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُقُوق کو اَدا کرے یا صاحبِ حق سے مُعافی حاصل کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ ان حُقُوق کا تَعلُّق صرف ظُلم کے ساتھ ہو، جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق سے مُعافی طلب کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔

(3) تیسری صورت یہ کہ اُن کا تَعلُّق قرض اور ظُلم دونوں کے ساتھ ہو، جیسے کسی کا مال چُرایا، چھینا، لُوٹا، کسی سے رِشوت لی، سُود لیا یا جُوئے میں مال جیتا وغیرہ۔ اس صورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حُقُوق ادا بھی کرے اور صاحبِ حق سے معافی بھی حاصل کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔ اگر توبہ کی شرائط جمع ہوں تو توبہ ضرور قبول ہو گی، کیونکہ یہ ربّ کریم کا وعدہ ہے اور اپنے وعدے کے خلاف کرنا، اللہ کریم کی شانِ کریمی کے لائق نہیں۔ (صراط الجنان، ج۴، ص۲۳۰ بتغیر)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ
عَفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا

گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ کے فائدے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً سچی توبہ تب ہی کہلائے گی جب اس کی شرائط پر بھی عمل کیا جائے، لہٰذا توبہ کے جو بھی تقاضے ہوں ان پر عمل بھی ضروری ہے۔ یقیناً☆ **سچی توبہ** اللہ پاک کی نعمت ہے،☆ **سچی توبہ** گناہوں کو دھونے کا پانی ہے۔☆ **سچی توبہ** قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔☆ **سچی توبہ** رحمتِ الٰہی کا مستحق بناتی ہے۔☆ **سچی توبہ** گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔☆ **سچی توبہ** جہنم سے بچاتی ہے۔☆ **سچی توبہ** غضبِ الٰہی سے امن دلاتی ہے۔☆ **سچی توبہ** دنیا کے غموں کو بھی دُور کرتی ہے۔☆ **سچی توبہ** آخرت کی مشکلات کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔☆ **سچی توبہ** انسان کے باطن کو ستھرا کر دیتی ہے۔☆ **سچی توبہ** رحمتِ الٰہی میں آنے کا ذریعہ ہے۔☆ **سچی توبہ** کرنے والا اللہ پاک کو پیارا لگتا ہے۔☆ **سچی توبہ** کرنے والے کے لیے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆ **سچی توبہ** دُنیا و آخرت کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ آیئے! سچی توبہ کرنے والوں کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) بادشاہ کی توبہ

حضرتِ سیِّدُنا عَبَّاد بن عَبَّاد مُھَلَّبِی فرماتے ہیں: بصرہ کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے امورِ سلطنت کو خیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اختیار کرلی مگر پھر دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا

اور دنیا کا عیش و عشرت طلب کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، اس میں اعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے، ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشان محل کو آراستہ کرایا، ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عمدہ بستر بچھائے جاتے، انواع واقسام کے کھانے چُنے جاتے۔ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا تو وہ عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان وشوکت دیکھ کر تعریف وخوشامد کرتے ہوئے واپس چلے جاتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ مکمل طور پر دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے آلاتِ موسیقی اور لہوو لعب(کھیل کُود) کا سامان تھا۔ وہ ہر وقت دنیوی مشاغل میں مگن رہتا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشّان محل میں میری خوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کے لئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلات بنانے کے سلسلے میں مجھے مفید مشورے دو تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔

اس کے خاص وزیر و مشیر اور عزیز اس کے پاس رہنے لگے۔ دن رات لہو و لعب(کھیل کُود) میں مشغول رہتے اور بادشاہ کو مشورے دیتے کہ اس طرح محل بنواؤ، فُلاں چیز اس کی آرائش کے لئے منگواؤ، فُلاں مِعمار سے بنواؤ، اَلْغَرَض! روزانہ اسی طرح مشورے ہوتے اور عظیمُ الشّان محلّات بنانے کی ترکیبیں سوچی جاتیں۔ ایک رات وہ تمام لوگ لہوولعب(کھیل کُود) میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

يَا اَيُّهَا الْبَاقِيْ النَّاسِيُّ مَنِيَّتَه لَاتَاْمُلَنْ فَاِنَّ الْمَوْتَ مَكْتُوْبُ
عَلَى الْخَلَائِقِ اِنْ سَرُّوْا وَاِنْ فَرِحُوْا فَالْمَوْتُ حَتْفٌ لِذِى الْاٰمَالِ مَنْصُوْبُ

لَا تَبْنِيَنَّ دِيَارًا لَسْتَ تَسْكُنُهَا وَرَاجِعِ النُّسْكَ كَيْمَا يُغْفَرُ الْحُوْبُ

ترجمہ:(۱)اے اپنی موت کو بھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی امیدیں چھوڑ دے کیونکہ موت لکھی جاچکی ہے۔

(۲)لوگ خواہ خود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کے لئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زیادہ امید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔

(۳)ایسے مکانات ہر گز نہ بنا جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت وریاضت اختیار کر، تاکہ تیرے گناہ معاف ہو جائیں۔ان عربی اشعار کا مفہوم اردو میں کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

دِلا غافل نہ ہو یکدم، یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی، زمین اندر سمانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھول، کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے، اینٹوں کا سِرہانا ہے

جہاں کے شَغْل میں شاغل، خدا کے ذکر سے غافل کرے دعویٰ کہ یہ دنیا، مِرا دائم ٹھکانا ہے

غلام اک دَم نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غُرَّہ خدا کی یاد کر ہر دم، کہ جس نے کام آنا ہے

اُس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر دراز ہو! آپ کا اقبال بلند ہو! آپ پریشان نہ ہوں۔ پھر بادشاہ نے لوگوں کی طرف توجہ نہ دی، اس کا دل چوٹ کھا چکا تھا۔ غیبی آواز نے اس کا سارا عیش ختم کر دیا تھا، وہ روتے ہوئے کہنے لگا: تم میرے بہترین دوست اور بھائی ہو، تم

میرے لئے کیا کچھ کر سکتے ہو؟ لوگوں نے کہا: عالی جاہ! آپ جو چاہیں حکم فرمائیں، آپ کا ہر حکم مانا جائے گا۔ بادشاہ نے شراب کے تمام برتن توڑ ڈالے۔ اس کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پَروَرْدگار! میں تجھے اور یہاں موجود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رجوع اور اپنے تمام گناہوں اور زیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دنیا میں کچھ مدت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گناہوں کو بخش دے۔ بادشاہ اسی طرح مصروفِ التجا رہا اور اس کا درد بڑھتا گیا۔ پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شروع کر دی: اللہ کی قسم! موت!! اللہ کی قسم! موت!! بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس دور کے فقہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن فرمایا کرتے تھے: اس بادشاہ کا خاتمہ تَوبہ پر ہوا ہے۔ (عیون الحکایات، ص ۴۰۴ ملخصاً)

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحَمت فرما
تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذرت فرما
مُصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت مُداومت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا اور توبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! وہ بادشاہ جو دنیا کی رنگینیوں میں مست ہو گیا، اپنی آخرت اور قبر کو بُھول بیٹھا، آخر میں اس پر کیسا کرم ہوا اور مرنے سے کچھ دیر قبل ہی اس نے

اپنے گناہوں سے توبہ کی اور رحمتِ الٰہی نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اس بادشاہ کی توبہ کی طرف مائل ہونے کی بنیادی وجہ اس غیبی آواز کا آنا اور اس کے سبب اس کے دل میں خوفِ خدا کا پیدا ہونا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جب بندے کو گناہوں پر شرمندگی ہو اور گناہوں کو یاد کر کے خوفِ الٰہی سے اس کے آنسو بہہ نکلیں تو بندہ توبہ کی طرف مائل ہوتا ہے، یقیناً کوئی ایسی خوش قسمت گھڑی ہوتی ہے جب بندے کا دل چوٹ کھاتا ہے اور اس میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار ہوتا ہے جو اسے سچی توبہ کی طرف لے جاتا ہے۔ لہٰذا سچی توبہ کے لیے ضروری ہے کہ دل میں خوفِ خدا بیدار کیا جائے۔ ☆**خوفِ خدا** ایک بہت بڑی نعمت ہے، ☆**خوفِ خدا** کی وجہ سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ ☆**خوفِ خدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے۔ ☆**خوفِ خدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے، ☆**خوفِ خدا** اللہ پاک کی معرفت اور قُرب پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆**خوفِ خدا** ظاہر بھی صاف کر دیتا ہے اور باطن کو بھی جگمگا دیتا ہے۔ ☆**خوفِ خدا** کی برکت سے شریعت کی پاسداری نصیب ہوتی ہے ☆**خوفِ خدا** سے قبر میں بھی اُجالے ہوں گے اور ☆**خوفِ خدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ آیئے! یہ بھی سنتے ہیں کہ خوفِ خدا کا معنی کیا ہے، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر تحریر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں **ایمان کی بربادی** وغیرہ سے

خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ یہ نیک صفت بھی اللہ کے نیک بندوں کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory)جُز ہوتی ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خدا

اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ خوفِ خدا کے سبب اکثر گِریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔(حلیۃ الاولیا،عمر بن الخطاب، ۸۸/۱،رقم:۱۳۴)

سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے تھے: اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔ ایک بار آپ نے زمین سے مٹی کا ڈھیلا اُٹھایا اور فرمایا: "اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا،(مصنف ابن ابی شیبۃ،کتاب الزھد،کلام عمر بن خطاب،۱۵۲/۸، حدیث:۳۹)

کاش کہ نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا | قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے | کاش کہ مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم،ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ہم سچی توبہ کے واقعات سُن رہے تھے، ابھی ہم نے اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں سنا۔ آیئے! بنی

اسرائیل کے ایک شخص کی سچی توبہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں۔

(2)کِفْل نامی شخص کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں، میں نے سات سے بھی زیادہ مرتبہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ واقعہ بیان فرماتے سنا۔ ”بنی اسرائیل میں کِفْل نامی ایک شخص تھا جو کسی گناہ سے نہیں بچتا تھا، اس کے پاس ایک (مجبور) عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ (60) دِینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا، پھر جب کِفْل نامی وہی شخص اس عورت سے بدکاری کرنے کے لئے بیٹھا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی، کفل نے اس سے پوچھا: ”تجھے کس چیز نے رُلایا ہے ؟ کیا میں نے تجھے مجبور کیا؟“ تو عورت نے جواب دیا: ”ایسی بات نہیں، لیکن میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا بلکہ مجھے صرف حاجت نے اس پر مجبور کیا ہے۔“ تو کفل نے کہا: ”تجھے یہ کام کرنا پڑ رہا ہے حالانکہ تُو نے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا، چلی جا اور یہ دِینار بھی تیرے ہیں۔“ اور اس نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا: ”خدائے پاک کی قسم! میں اس کے بعد کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔“ پھر یوں ہوا کہ اسی رات ہی کو کِفْل مر گیا۔ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ، صبح اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: ”إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ بے شک اللہ پاک نے کِفْل کو بخش دیا ہے۔“ (ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب فيه أربعة أحاديث، ۴/۲۲۳، حديث: ۲۵۰۴ از جهنم میں لے جانے والے اعمال)

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یاربّ! بنا دے نیک بنا! نیک دے بنا! یاربّ!
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے ہے تیرے قہر پہ حاوِی تِری عَطا یاربّ!
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس وشیطاں سے ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ!

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد — مُعاف کر دے نہ سہہ پاؤں گا سزا یاربّ!
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں — حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بندہ جیسا ہی گناہ گار ہو، کتنا ہی بڑا خطاکار ہو، اگر ایک بار سچی توبہ کرلے اور اپنا سر اپنے کریم ربّ کی بارگاہ میں جھکادے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اسے معافی عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مرنے سے پہلے خوابِ غفلت سے بیدار ہوجائیں، ☆دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لیں، ☆گناہوں سے ناتا توڑ لیں، ☆اللہ پاک کی نافرمانیاں کرنے سے باز آجائیں، ☆نمازیں قضا کرنا چھوڑ دیں، ☆اور جو نمازیں چھُوٹ گئیں ان کی قضا کریں، ☆بِلاعُذرِ شرعی جان بوجھ کر رمضان کے روزے نہ رکھنے کی عادت ختم کریں ☆اور جو فرض روزے مَعَاذَ اللہ جان بوجھ کر چھوڑے یا قضا ہوئے ان کی توبہ و قضا کریں، ☆جس جس کو تکلیف پہنچائی اس سے معافی مانگیں، ☆جس کی دل آزاری کی اس سے بھی معافی مانگیں، ☆جس کی بے عزّتی کی ہے، اُس سے معافی مانگیں، ☆جس سے بدسلوکی کی ہے، اس سے معافی مانگیں، ☆جس کی حق تلفی کی ہے، اس سے حقوق معاف کروائیں، ☆اگر کسی کا مال دبایا ہے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں، ☆جتنے جھوٹ بولے ان سے توبہ کریں، ☆جن کی غیبتیں و چُغلیاں کی ہیں، ان سے معافی مانگیں، ☆جن کی راہوں میں روڑے اَٹکائے (یعنی جان بوجھ کر کسی تکلیف میں ڈالا) ان سے معافی مانگیں، ☆جن کے عیبوں (کمزوریوں، غلطیوں) کو چھپانے کے بجائے لوگوں میں عام کیا

ہے،ان سے معافی مانگیں، اَلْغَرَض! اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں اور ربِّ کریم کے اطاعت گزار بندے بن جائیں اور ہمیشہ اپنی توبہ پر ثابت قدم رہیں۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات کی ادائیگی اور گُناہ سے بچنے پر اِستِقامَت اختیار کرنا، عُموماً دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دُشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے،جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِسْتِقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہٰذا! اگر ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے،تو ہمیں کثیر عاشقانِ رسول ایسے بھی نظر آئیں گے جو مدنی انعامات کے عاملین ہوں گے،مدنی قافلوں کے مسافرین ہوں گے،مدنی مذاکروں کے شائقین ہوں گے نیز اجتماعی طور پر عبادات پر اِسْتِقامت پزیر ہوں گے،ان عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ہم بھی گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔اِنْ شَآءَاللہ۔

اَمیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

گناہگارو آؤ! سیہ کارو آؤ	گناہوں کو دیگا چھڑا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ	تمہیں عاشقِ مصطفٰے مدنی ماحول
یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر	جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی	دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم،ص۶۴۸،۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچی توبہ کے واقعات سُن رہے تھے۔ سچی توبہ

ایک عظیم نعمت ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سچی توبہ، توبہ کرنے والے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے فائدے کا بھی سبب بن جاتی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق سچی توبہ کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

ایصالِ ثواب نے عذابِ قبر سے بچالیا

چنانچہ، ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ ماں اپنے اس بیٹے کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور بُرے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہوگئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا تو اس کی حالت بہت اچھی تھی اور وہ خوش وخرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، اب یہ مرتبہ ومقام کیسے ملا؟ تو اُس نے جواب دیا: اے میری ماں! ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے مُتَعَلِّق غور وفکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کی اور عہد کیا کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبْحٰنَ اللہ! اس شخص نے اپنے رب کے ساتھ کیا ہی خوب صُلح کی ہے۔ اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول فرمالی۔ پھر ایسا ہوا کہ اس نے کچھ قرآنِ کریم پڑھا اور رحمتیں بانٹنے والے آقا، کرم فرمانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بیس (20) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی،

جس کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۷ بتغیّر قلیل)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ سچی توبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ضرور قبول ہوتی ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مرحومین کے لیے کیا جانے والا ایصالِ ثواب اگر صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے کیا جائے تو گناہگاروں کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ آج **شبِ براءت** ہے، کثیر عاشقانِ رسول 15 شعبان کو اِہتمام کے ساتھ اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، یقیناً یہ ایک بڑا فائدے منداوراچھا کام ہے، جس سے زندوں کے ساتھ مُردوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مدینے کے سلطان، اُمت پر مہربان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمّت گناہ سَمیت قَبْر میں داخِل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۱/۵۰۹، حدیث ۱۸۷۹)

اس حدیثِ پاک سے بھی یہ ترغیب مل رہی ہے کہ ہم اپنے مُردوں کے لیے خوب ایصالِ ثواب کریں اور ان کے لیے دعائیں کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اجتماعی طور پر گناہوں کی

کثرت ہو جاتی ہے، جس کی نحوست سے کبھی بارش سے محرومی ہو جاتی ہے تو کبھی قتل و غارت گری بڑھ جاتی ہے۔ کبھی بے برکتی کی کثرت ہو جاتی ہے تو کبھی قحط سالی گھیر لیتی ہے۔ کبھی امن کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو کبھی دشمن کا خوف مسلط ہو جاتا ہے۔ اس سے نجات پانے کا طریقہ یہی ہے کہ اجتماعی طور پر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کی جائے۔ آیئے! اس طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

بارانِ رحمت کا نزول

ایک بار **سیہون شریف**(باب الاسلام سندھ) اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہو گئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہو گیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورتِ حال ہو گئی کہ زندہ بچنے کی کوئی امید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر حضرت لعل شہباز قلندر سیّد عثمان مروندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خانقاہ کے گرد جمع ہوئے اور فریاد کرنے لگے۔ حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے فرمایا: تم سب لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دعا مانگو۔ لوگوں نے فوراً اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ اِسْتِغْفَار کرنے لگے۔ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دعا مانگ کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ پاک نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بُوندیں برسنے لگیں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم اور حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غربا و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ

ذکر و نعت (ذِکْرُ اللہ کی محفل) کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر اللہ پاک کا ذکر کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب درود و سلام پیش کیا۔ [1]

لعل شہباز قلندر کا عرس مبارک

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی ہمراہی میں کی جانے والی **سچی توبہ کی برکت** سے ہاتھوں ہاتھ اُس کی برکات ظاہر ہو جاتی ہیں، جیسا کہ اس حکایت میں ہم نے اللہ پاک کے ایک ولی حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر سید محمد عثمان مروندی کاظمی حنفی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر سچی توبہ کرنے والوں کا ایمان افروز واقعہ سُنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک 15 شعبان کو ہوتا ہے، آیئے اسی نسبت سے آپ کا مختصر ذِکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔

ولادت اور سلسلہ نسب

حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق ۵۳۸ھ بمطابق 1144ء میں آذربائیجان کے قصبہ "مَروَند" میں ہوئی۔ [2] اسی مناسبت سے آپ کو **مَروَندِی** کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام سید محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب "لعل شہباز" سے مشہور ہیں۔ [3] اللہ پاک نے آپ کو اس قدر حُسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی گویا کہ بے رونق تھی۔ آپ کا سلسلۂ نسب 13 واسطوں سے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تک پہنچتا ہے۔ (فیضانِ عثمان مروندی، ص۵)

---

[1] . . . شانِ قلندر، ص ۳۱۱ تا ۳۱۳ ملتقطاً و مُلخّصاً

[2] . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۳ مُلخّصاً

[3] . . . شانِ قلندر، ص ۲۶۴ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سیہون شریف ضلع دادُو بابُ الاسلام سندھ تشریف لاکر کفر وشرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو اسلام کے پاکیزہ اُصولوں سے روشناس کرایا۔ اس ظُلمت کدے میں اسلام کی شمع روشن کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آمد سے بابُ الاسلام سندھ میں اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ لوگ آپ کی پُر تاثیر دعوت پر جُوق در جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے اور اللہ پاک کے احکامات اور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتوں کی روشنی میں زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ نے 21 شعبان المعظم ۶۷۳(673)ھ کو وصال فرمایا۔ (فیضان عثمان مروندی، ص ۳۴و۳۶)

رسالہ فیضانِ عثمان مَروندی لعل شہباز قلندر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ پر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے ایک رسالہ بنام **"فیضانِ عثمان مَروندی لعل شہباز قلندر"** شائع کیا ہے، آپ کی سیرتِ مبارکہ پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ اِس رسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت اچھا رنگ چڑھاتی ہے، لہٰذا اپنے

گناہوں سے پکی سچی توبہ کرنے اور نیک کاموں پر استقامت کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق روزانہ یا ہفتے میں دو(2) دن یا ہفتے میں ایک دن مسجد کے اطراف میں گھر گھر، دکان دکان جا کر وہاں موجود اسلامی بھائیوں سمیت راہ میں کھڑے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے "**مدنی دورہ**" کہا جاتا ہے۔ اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً "**مدنی دورے**" کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، "**مدنی دورے**" کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، "**مدنی دورے**" کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام "**مدنی دورہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**مدنی دورہ**" کا تمام عاشقانِ رسول مطالعہ کیجئے۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے 13 **فضائل وفوائد**☆ **فروغِ علم** کا سبب☆ **مساجد** کی رونق کا سبب☆ نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا☆ **مدنی دورہ** کے مدنی پھول☆ **مدنی دورے** کا طریقہ☆ **مدنی دورے** کے آداب ☆**مدنی دورہ** سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مدنی دورے"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی دورہ کی مدنی بہار

خانپور (پنجاب) کے ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ باب المدینہ کراچی سے سُنّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے مدنی قافلے کے ساتھ مجھے بھی **مدنی دورہ** کرنے کا شرف حاصل ہوا، ایک درزی کی دکان کے باہر لوگوں کو اِکٹھا کرکے ہم نیکی کی دعوت دے رہے تھے، جب بیان ختم ہوا تو اسی دکان کے ایک ملازم نوجوان نے کہا: میں غیر مسلم ہوں، آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخل کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہ مسلمان ہو گیا۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافِلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مالیات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مالیات"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے لئے جمع ہونے والے صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ، فطرات، عشر اور صدقاتِ نافلہ مثلاً مساجد و مدارس المدینہ، جامعات المدینہ، لنگرِ رضویہ و لنگرِ غوثیہ وغیرہ کی مَد میں جمع ہونے والے مدنی عطیات کو محفوظ بنانے، اُن کا حساب کتاب رکھنے اور ان کو شرعی تقاضوں

کے مطابق خرچ کرنے کے لئے "**مجلس مالیات**" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ **مدنی عطیات جمع کرنے والے** اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی شرعی رہنمائی کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے رسالہ "**چندے کے بارے میں سوال جواب**" اور "**چندہ جمع کرنے کی شرعی احتیاطیں**" بھی شائع کیا گیا ہے۔ لٰہذا **مدنی عطیات** (چندہ) جمع کرنے والے، خرچ کرنے والے تمام عاشقانِ رسول وذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی ان دو رسائل کا لازمی مطالعہ فرمائیں تاکہ **شرعی اور تنظیمی طریقِ کار کے** مطابق ہم مدنی عطیات (چندہ) جمع کر سکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔

جب **رمضان شریف** کا مہینا اپنی بہاریں لُٹانے تشریف لاتا ہے تو شیخِ طریقت، امیر اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ آپ کے جذبات کی عکاسی آپ ہی کے ان اشعار سے بھی ہوتی ہے:

مرحبا صَد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے　　کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا اِیمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے　　زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رَمَضان ہے
اَبْرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور　　فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عنقریب ماہِ رمضان آنے کو ہے، پکی نیت کرلیجئے کہ ہم رمضان المبارک کے **تمام روزے** رکھیں گے۔ جتنی بھی گرمی ہوئی اسے برداشت کرتے ہوئے ایک بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

ہر وہ عبادت جس کے کرنے میں مشقت وپریشانی کا سامنا ہو، اللہ پاک کی رحمت سے اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔ گرمی کی شدت، دھوپ کی تپش اور موسم کی سختی کو سہتے ہوئے رمضان کا روزہ اِنْ شَآءَ اللہ کئی گنا زیادہ اجر و ثواب کا مستحق بنادے گا۔ لٰہذا پکی نیت کیجئے کہ ہم **رمضان المبارک کے مکمل روزے رکھیں گے**۔اِنْ شَآءَ اللہ

یاد رکھئے! رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے اور اس کا ایک **مقصد** بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرْشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

(پ ۲، البقرہ: ۱۸۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: روزے کا مقصد **تقویٰ و پرہیز گاری** کا حصول ہے۔ روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے، جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۹۲)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **گناہوں سے بچنا** ہے، روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **شریعت کی پاسداری** ہے۔ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **نیکیوں کی راہ پر گامزن** ہونا ہے۔ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد **اللہ پاک اور اس کے رسول** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **فرمانبرداری** ہے۔ اے کاش! کہ ہم روزہ رکھنے کے اصل مقصد کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رکھئے! ماہِ رمضان میں نیکیاں بڑھانے، خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعْتِکاف** بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رمضان میں دس (10) دن اعتکاف کیا تو یہ اس کے لئے دو (2) حج اور دو (2) عمرے کرنے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمَضان المبارَک** کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ

رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارک** کا اعتکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا شان ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور ان تمام دنیوی مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے، جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دورانِ اِعْتِکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰے** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعْتِکاف کرہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ

اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارک صحبت میں سحری واِفطاری کے ایمان افروز لمحات گزارنے کی سعادت ملتی ہے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دِیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہو گا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے شہر کے متعلقہ ذمہ داران سے اس کی معلومات حاصل کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص،639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش **107 شعبہ جات** میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبوں میں سے **چند شعبہ جات** کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

نمبر 1: شعبہ جامعۃُ المَدِینہ ﴿عالم دین و عالمہ بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ ٔ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک و بیرونِ ملک)	616 (چھ سو سولہ)
طلبہ ٔ کرام و طالبات کی تعداد	تقریباً 52574 (باون ہزار پانچ سو چوہتّر)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 5299 (پانچ ہزار دو سو ننانوے)
فارغ التحصیل طلبہ و طالبات	تقریباً 8688 (آٹھ ہزار چھ سو اٹھاسی)

نمبر 2: شعبہ مدرسۃُ المَدِینہ ﴿تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان مَدارس المدینہ میں پڑھنے والوں کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے ان کی مدنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد مدارس المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	3287(تین ہزار دو سو ستاسی)
تعداد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں (ملک وبیرونِ ملک)	تقریباً152340(ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً8612(آٹھ ہزار چھ سو بارہ)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی تعداد	تقریباً80731(اسّی ہزار سات سو اِکتیس)
ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی تعداد	تقریباً241028(دو لاکھ اِکتالیس ہزار اٹھائیس)

نمبر3: شعبہ خُدّامُ المَساجد ﴿مسجدیں بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی، **مسجد بھرو تحریک** کے ساتھ ساتھ "**مسجد بناؤ تحریک**" بھی ہے۔ملک وبیرونِ ملک اس وقت کم وبیش600**مساجد زیرِ تعمیر** ہیں۔ سینکڑوں **مساجد، مدنی مراکز** (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

نمبر4: شعبہ فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ **مدنی مراکز "فیضانِ مدینہ"** بنائے جاتے ہیں، صرف پاکستان میں تقریباً322 **فیضانِ مدینہ** قائم ہیں۔

نمبر5: شعبہ مدرسۃُ المَدینہ بالغان ﴿بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے **بالغ** (بڑی عمر کے) **اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات** (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) **اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ** تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ **ملک وبیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً37342(سینتیس ہزار تین سو بیالیس) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 174317(ایک لاکھ چوہتّر ہزار تین سو سترہ) ہے۔

نمبر6: شعبہ مدرسۃُ المَدینہ بالغات ﴿بالغ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ **ملک و بیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغات** کی تعداد تقریباً **3363** (تین ہزار تین سو تریسٹھ) جبکہ پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **39132** (اُنتالیس ہزار ایک سو بتیس) ہے

نمبر7: شعبہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ﴿اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور لاکھوں اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں۔ صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے **561** جبکہ اسلامی بہنوں کے **7120** (سات ہزار ایک سو بیس) ہفتہ واراِجتماعات ہورہے ہیں۔ اسلامی بہنوں کے اجتماعات **شرعی پردے** کے ساتھ ہوتے ہیں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں اسلامی بہنیں ہی تلاوت، نعت، بیان وغیرہ کی ترکیب کرتی ہیں۔

ان شعبوں کے علاوہ مزید کئی شعبہ جات ہیں جو خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔ صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆ (صدقہ دینے سے)

ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں کے لیے) کے لیے واجب ہوگی۔☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی بھی فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے، چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتوں کے تاج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور **دن میں روزہ رکھو**۔ بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: ”ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی

روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (ابن ماجہ، ۱۶۰/۲، حدیث:۱۳۸۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موقع سے فائدہ اٹھایئے! اللہ پاک کی رحمتیں لُوٹیے اور 15 شعبان کا روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات میں **خدمات** سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم و عالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم و عالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں

کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00تا 1:00** رابطہ کیا جا سکتا ہے

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net: jamiapak@dawateislami.net

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد